بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم　　نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

اخبار احمدیہ

لنڈن

فروری ۲۰۲۳ء　　رجب،شعبان، ہجری قمری ۱۴۴۴　　تبلیغ،ہجری شمسی ۱۴۰۲　　شمارہ ۱

”اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔“

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 124۔125۔ 2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)



’’آج میں دعوے کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں بیس پچیس سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر، دنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم۔اے، خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو، خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو، خواہ وہ منطق کا ماہر ہو، خواہ وہ علم النفس کا ماہر ہو، خواہ وہ سائنس کا ماہر ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے اگر قرآن اور اسلام پر کوئی اعتراض کرے تو نہ صرف مَیں اُس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اُس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں اور اِس قدر صحیح علم جو اپنی زندگی درست رکھنے یا قوم کی راہنمائی کے لئے ضروری ہو مجھ کو نہ دیا گیا ہو۔‘‘

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تقریر بیان فرمودہ 20 فروری 1944 بمقام ہوشیار پور



مجلسِ ادارت

سرپرست	محترم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
مدیرِ اعلیٰ	عطاء القدوس
مدیران	مسرور احمد، داؤد احمد عابد
مینیجر	ولید احمد
معاونین	سعد محمود باجوہ، زوار بٹ، عمران احمد خالد، عمّار احمد، انس احمد، مبارک صدیقی
پروف ریڈنگ	فضل ربانی، لطیف احمد شیخ
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	اظہر مانی
سرِورق ڈیزائن	مرزا ندیم احمد
مینیجر ترسیل	شیخ طاہر احمد

فہرست مضامین

صفحہ

فرمانِ الٰہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ①

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ②

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ

وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ③

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ④

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ⑤

سورة الجمعة: ﴿1-5﴾

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

قال الرسول ﷺ

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، فَأُنْزِلَتْ عليه سُورَةُ الجُمُعَةِ: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} قالَ: قُلتُ: مَن هُمْ يا رَسولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وفينَا سَلْمَانُ الفَارِسِيُّ، وضَعَ رَسولُ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يَدَهُ علَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قالَ: لو كانَ الإيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِن هَؤُلَاءِ. (بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم سورۃ الجمعۃ) (حدیث نمبر 4897)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ پر سورۃ جمعہ نازل کی گئی۔

آیت [و آخرین منھم لما یلحقوا بھم] (کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا یہاں تک کہ انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا (فرمایا) ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

''یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ''۔ (مشکوۃ المصابیح ۔ کتاب الفتن ۔ باب نزول عیسی علیہ السلام)

ترجمہ: '' عیسیٰ علیہ السلام جب زمین میں نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے اور ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی''۔

پیشگوئی مصلح موعود

'' بالہام اللہ تعالیٰ عزّوجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا''۔

(اشتہار 20 فروری 1886۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 125-124۔ 2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

پیشگوئی مصلح موعود احیاءِ موتی سے صدہا بہتر ہے

’’اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واَولیٰ واکمل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔۔۔۔۔اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے‘‘۔

(اشتہار 22 مارچ 1886۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 130-129۔ 2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

پیشگوئی مصلح موعود انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے

’’صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے‘‘۔

(اشتہار 8 اپریل 1886۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 132۔ 2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

کلام الامام

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

(مجموعہ آمین۔ مطبوعہ 27 نومبر 1901)

دربارِ خلافت

آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں، انہیں سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کی گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں۔ بلکہ بعض نے پچاس، پچپن، ساٹھ نکالے ہیں۔ آپ نے جو خصوصیات بیان کی ہیں اور اس پیشگوئی کی جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہ تمام نشانات جو ہیں بڑی شان سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔ (خطبہ جمعہ 17 فروری 2017)

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

منبر پہ چڑھ کہ غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبا نا پڑے ہمیں

یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اور، ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چکا نا پڑے ہمیں

سن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اس کے شور مچا نا پڑے ہمیں

اتنا نہ دور کر کہ کٹے رشتہءوداد
سینہ سے اپنے غیر لگا نا پڑے ہمیں

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جا نا پڑے ہمیں

پرواہ نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرفِ غلط کی طرح مٹا نا پڑے ہمیں

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلا نا پڑے ہمیں

اخبار الفضل جلد 7۔ 29 اپریل 1920

ادا ریہ

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کی لئے قائم ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضور ﷺ کی سنت کو دنیا بھر میں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور کیوں نہ ہو! کیونکہ یہی تو وہ جماعت ہے جس کے قیام کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی بعثت ثانیہ کی صورت میں "وَآخَرِينَ مِنْهُمْ" کے الفاظ میں فرمائی تھی۔

اس پیشگوئی میں "مِنْهُمْ" کے لفظ میں بذات خود یہ واضح اشارہ تھا کہ آنے والا موعود ان آخرین میں سے ہی ایک وجود ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان آخرین کی بابت جب آنحضور ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی کے شانے پر اپنا دست مبارک رکھ کر جو جواب ارشاد فرمایا وہ اپنے اندر علوم کا ایک جہان لئے تھا، جس میں آنے والے آخری زمانہ کے جملہ خدوخال بیان فرما کر، امت کے خوشکن مستقبل کی نوید سنائی تھی کہ "لو كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِن هَؤُلَاءِ." یعنی اگر ایمان ثریا کہ پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔

آنحضور ﷺ کی اس بعثت ثانیہ کا موعود رجل فارس جب اس پرآشوب زمانے میں جبکہ حسب وعدہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا مبعوث ہوا تو اس نے زمانے کے حالات کو دیکھ کر اپنے معبود برحق کے آستانہ پر حسب ارشاد چلہ کشی کی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان پیش خبری سے نوازا، جو درحقیقت "لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِن هَؤُلَاءِ" ہی کی تفسیر تھی۔

یہ پیشگوئی 20 فروری 1886 کو منصۂ شہود پر آئی، اسی وجہ سے جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر 20 فروری کو "یوم مصلح موعود" کے طور پر عالمی طور پر مناتی ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت پیشگوئی کے مطابق 12 جنوری 1889 کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس زمانہ میں احیائے دین کے لئے موعود زمانہ کے موعود بیٹے کے طور پر عظیم صفات سے متصف فرمایا جن کا اس پیشگوئی میں جو 20 فروری 1886 کو شائع کی گئی تھی ذکر تھا۔ آپ کی زندگی ان صفات کا زندہ ثبوت ہے، یہ صفات آپ کی خلافت سے پہلے کی زندگی اور 52 سالہ عظیم دور میں روز بروز ظاہر ہوتی رہیں۔ آپ کے کارہائے نمایاں کے لئے تو کئی مجلدات بھی ناکافی ہیں۔ آج کے اس اداریئے میں صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ مقصود ہے جس میں آپ کی پرعزم شخصیت کی جھلک دکھائی دیتی ہے، جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمات مبارکہ میں قارئین کرام کی نذر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے آخری لمحے تھے اور آپ کے ارد گرد مرد ہی مرد تھے مستورات وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔ چارپائی کے تینوں طرف مرد کھڑے تھے۔ میں وہاں جگہ بنا کر آپ کے سرہانے کی طرف چلا گیا یا شاید وہاں نسبتاً کم آدمی ہوں۔

میں وہاں کھڑا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی آنکھ کھولتے ادھر ادھر پھیرتے اور پھر بند کر لیتے۔ پھر کھولتے اُن کی پتلیاں ادھر اُدھر مڑتیں اور پھر تھک کہ آپ اپنی آنکھوں کو بند کر لیتے کئی دفعہ آپ نے اسی طرح کیا۔ آخر آپ نے زور لگا کر کیونکہ آخری وقت طاقت نہیں رہتی اپنی آنکھ کو کھولا اور نگاہ کو چکر دیتے ہوئے سرہانے کی طرف دیکھا۔ نظر گھومتے گھومتے جب آپ کی نظر میرے چہرے پر پڑی تو مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسے آپ میری ہی تلاش میں تھے اور مجھے دیکھ کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے آنکھیں بند کر لیں۔ آخری سانس لیا اور وفات پا گئے۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ آپ کی نظر مجھ کو ہی تلاش کر رہی تھی اور میں نے اپنے ذہن میں سمجھا کہ میں جو دعائیں کر رہا تھا اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرما دی کہ میں آخری وقت میں آپ کی آنکھوں کو دیکھ سکوں۔

آپ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ انسان انسانوں پر نگاہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے والا موجود تھا یہ تو اب فوت ہو گیا، اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب... اس طرح بعض اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے اُن کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس سال کا تھا مگر میں نے اُسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ

اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے، میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔

انسانی زندگی میں کیسی گھڑیاں آتی ہیں۔ سستی کی بھی چستی کی بھی۔ علم کی بھی جہالت کی بھی۔ اطاعت کی بھی غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی ایسی علم کی گھڑی تھی ایسی عرفان کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور اس وقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اس عہد اور اس ارادہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ شاید اگر دنیا میری باتوں کو سنتی تو وہ اُن کو پاگل کی بڑ قرار دیتی بلکہ شاید کیا یقیناً وہ اسے جنون اور پاگل پن سمجھتی۔ مگر میں اپنے نفس میں اس عہد کو سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا اور اس عہد کے کرتے وقت میرا دل یہ یقین رکھتا تھا کہ میں اس عہد کے کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں، انہیں کے مطابق اور مناسب حال یہ وعدہ ہے۔ الفضل 21 جون 1944



خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خلاصہ خطبہ جمعۃ المبارک

امیر المؤمنین سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرمودہ مؤرخہ 17 فروری 2023ء
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

ایک جید عالم اور مفکر تھے تقریر کرنے میں شاید ہی کوئی آپ کا ثانی تھا۔۔۔
ظاہری و باطنی علوم کا سرچشمہ بھی ہیں، آپ تخیل اور میدانوں کے ایک یکساں شہ سوار ہیں،
آپ کی زندگی کا بہت سا حصہ ذکر وفکر میں گزرتا ہے
لیکن میدان عمل میں آپ ایک اولو العزم اور جری قائد بھی ہیں

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ نیز سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد ارشاد فرمایا! جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ بیس فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے یاد رکھا جاتا ہے اور اِس مناسبت سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں، بیس فروری اس دفعہ تو تین دن کے بعد آنا ہے لیکن مَیں نے مناسب سمجھا کہ آج کے خطبہ میں اِس حوالہ سے کچھ باتیں کروں۔

پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت کی تھی جو بہت سی خوبیوں کا مالک ہوگا، اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ونصرت اُسے حاصل ہوگی ۔ الفاظ پیشگوئی بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ پیش کرنے کے بعد ارشاد فرمایا! چنانچہ اِس پیشگوئی کے مطابق اُس مدت کے اندر جو آپؑ نے بیان فرمائی تھی بیٹا پیدا ہوا جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثانی کے مقام پر بھی بٹھایا، پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد آپؓ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرمایا کہ جس بیٹے کی مصلح موعود ہونے کی آپؑ نے خبر دی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔

علمی اور متفرق کارناموں میں سے بعض کا تذکرہ

اِس بیٹے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے

پُر کئے جانے، ذہین وفہیم اور دوسری خصوصیات کے حامل ہونے کے اپنے اور غیر بھی معترف اور خوب جانتے ہیں اور اِس کا اعتراف غیروں نے بھی کھل کر کیا ہے۔ اِس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے علمی اور متفرق کارناموں میں سے بعض کا تذکرہ کروں گا۔

اِن باتوں کے سننے سے پہلے یہ بات سامنے رکھنی چاہیے

آپ ؓ کا بچپن صحت کے لحاظ سے نہایت کمزوری اور بیماری میں گزرا، آنکھوں کی تکلیف وغیرہ بھی رہی، نظر بھی ایک وقت میں جاتی رہی ایک آنکھ سے، پھر دنیاوی لحاظ سے بھی آپ ؓ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی، مشکل سے آپ ؓ نے خود فرمایا! میری پرائمری تک تعلیم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا آپ ؓ کو دینی و دنیاوی علوم سے پُر کرنے کا، اِس لئے ایسے ایسے زبردست اور عقل کو دنگ کر دینے والے خطابات اور خطبات آپ ؓ سے کروائے اور ایسے ایسے مضامین آپ ؓ نے لکھے کہ جو اپنی مثال آپ اور غیر بھی اُن کے معترف ہیں۔

ایک بڑا وسیع علمی ذخیرہ

حضور انور ایدہ اللہ نے آپ ؓ کی تصنیفات، تقاریر، مضامین، خطبات اور مجالس عرفان وغیرہ کی تعداد اور حجم کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! انوار العلوم کی شکل میں جو کتب، خطابات، لیکچرز، مضامین پیغامات وغیرہ کی شکل میں شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور شائع ہونے کے لئے تیار ہیں، اِس کی کُل 38 جلدیں بن جائیں گی اور اِن کی تعداد 1424 ہے اور اندازاً کل صفحات 20340 ہیں۔ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر سمیت دیگر تفسیری مواد کے صفحات 28735 ہیں۔ 1808 خطبات جمعہ ہیں جن کے صفحات 18705 ہیں۔ 51 خطبات عید الفطر ہیں جن کے صفحات 503 ہیں، 42 خطبات عید الاضحیٰ ہیں جن کے صفحات 405 ہیں، 150 خطبات نکاح ہیں جن کے صفحات 684 ہیں۔ خطابت شوریٰ جلد اوّل اور سوم بھی شائع ہوئی ہے اِس کے صفحات 2131 ہیں۔ بشمول دیگر اگر اِن کُل صفحات کو اکٹھا اور جمع کیا جائے تو تقریباً 75000 صفحات بنتے ہیں۔ ریسرچ سیل نے الحکم اور الفضل کے 1913ء سے 1970ء تک کے شماروں کو دیکھا ہے تو اُن کے مطابق کچھ مزید مواد سامنے آیا ہے جو ابھی تک انوار العلوم یا کسی کتاب میں شائع نہیں ہو سکا، اِس کی تفصیل کے مطابق 55 مضامین، 27 تقاریر، 143 مجالس عرفان، 222 عناوین ملفوظات اور 131 مکتوبات ابھی تک مل چکے ہیں۔

ترجمہ وتفسیر قرآن کریم کے کچھ کوائف اور غیروں کی آراء

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے آپ ؓ کے علمی کارناموں میں سے قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کے کچھ کوائف اور غیروں کے اِس بارہ میں آراء پیش فرمائے۔ تفسیر کبیر میں آپ ؓ نے 59 سورتوں کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو کہ دس جلدوں اور 5907 صفحات پر مشتمل ہے، اِس کے علاوہ بہت سے تفسیری نوٹ بھی آپ ؓ کے ملے ہیں جن کے صفحات کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے اور امید ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہوجائے گی۔

اپنی عمر کے آخری دَور میں سب سے بڑی خواہش

بامحاورہ ترجمہ قرآن کا ایک بہت بڑا کام آپؓ کا تفسیر صغیر کی صورت میں ہے۔ آپؓ کی اپنی عمر کے آخری دَور میں سب سے بڑی یہ خواہش تھی کہ زندگی میں آپؓ کے ذریعہ پورے قرآن مجید کا ایک معیاری اور بامحاورہ اُردو ترجمہ معہ مختصر مگر جامع نوٹوں کے شائع ہو جائے۔ سفر یورپ 1955 سے واپسی کے بعد اگرچہ حضورؓ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفۂ موعود کی روح القدس سے ایسی زبردست تائید فرمائی کہ آپؓ جون 1956 گرمیوں میں مری کے پہاڑوں پر گئے وہاں ترجمہ قرآن املاء کروانا شروع کیا جو خدا کے فضل سے 25 اگست 1956 کی عصر تک مکمل ہو گیا۔ اِس کے بعد پھر اِس کی نظرِ ثانی، نظرِ ثالث، کتابت اور پروف ریڈنگ وغیرہ ہوئی نیز تفسیر صغیر 15 نومبر 1957 میں طبع ہو کر مکمل تیار ہوگئی۔

محض اللہ تعالیٰ کا فضل

آپؓ نے تفسیر صغیر کے بارہ میں ایک جگہ فرمایا! میری رائے یہ ہے کہ اِس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں اِن میں سے کسی ترجمہ میں بھی اُردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اِس میں رکھا گیا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں ایسا عظیم الشان کام سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمادی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس بڈھے اور کمزور انسان سے وہ عظیم الشان کام کروالیا جو بڑے بڑے طاقتور بھی نہ کر سکے۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں بڑے قوی جوان گزرے ہیں مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائی، اِس کی اِن میں سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی، درحقیقت یہ کام خدا کا ہے اور وہ جس سے چاہتا ہے کروالیتا ہے۔

تفسیر القرآن انگریزی رفائیو والیم کمنٹری کا اہم کام

اِس تفسیر کے شروع میں آپؓ کے قلم سے لکھا ہوا ایک نہایت پُر معارف دیباچہ بھی شامل ہے جس میں دوسرے صحف سماوی کی موجودگی میں ضرورت قرآن مجید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، جمع القرآن اور قرآنی تعلیمات پر بالکل اچھوتے اور دل آویز پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اِس کے مضامین کو برکت دیں گے

آپؓ نے اِس دیباچہ کے آخر میں زیر عنوان شکریہ اور اعتراف تحریر فرمایا! مَیں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا شاگرد ہونے کی وجہ سے کئی مضامین میری تفسیر میں لازمًا ایسے آئے ہیں جو مَیں نے اُن سے سیکھے، اِس لئے اِس تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر بھی، حضرت خلیفہ اوّلؓ کی تفسیر بھی اور میری تفسیر بھی آجائے گی اور چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی روح سے ممسوح کر کے اُن علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اِس زمانہ کے لئے ضروری ہیں، اِس لئے مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ تفسیر بہت سے بیماروں کو شفاء دینے کا موجب ہو گی، بہت سے اندھے اِس کے ذریعہ سے آنکھیں پائیں گے، بہرے سننے لگ جائیں گے، گونگے بولنے لگ جائیں گے، لنگڑے اور اپاہج چلنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اِس کے مضامین کو برکت

دیں گے اور یہ اس غرض کو پورا کرے گی جس غرض کے لئے یہ شائع کی جارہی ہے۔اللّٰھم آمین!حضورانورایدہ اللہ نے فرمایا!اوراب تک اِس کو جولوگ بھی پڑھتے ہیں،بعض غیر بھی،عیسائی بھی،بڑی تعریف کرتے ہیں۔

اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر

مشہورغیراحمدی اہلِ قلم،محقق،ادیب اور ماہنامہ نگار کے مدیر علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے تفسیر کبیر کا مطالعہ کیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو لکھا:تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اِسے نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں،اِس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔آپ کے تبحرعلمی،آپ کی وسعت نظر،آپ کی غیر معمولی فکر وفراست،آپ کا حسن استدلال اِس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔

اسلام کے ذوق علم تحقیق کی عظیم یادگار

پھر انگریزی تفسیر قرآن کے دینی اور ادبی محاسن نے یورپ اور امریکہ کے چوٹی کے اہل علم کو متاثر کیا اور اُنہوں نے اس پر شاندار ریویو کئے مثلاً مشہور اسکالر اے جے آربیری کہتے ہیں:قرآن شریف کا یہ نیا ترجمہ اور تفسیر ایک بڑا کارنامہ ہے،موجودہ جلد اِس کارنامہ کی گویا پہلی منزل ہے،کوئی پندرہ سال کا عرصہ ہوا جو جماعت احمدیہ قادیان کے محقق علماء نے یہ عظیم الشان کام شروع کیا اور کام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حوصلہ افزاء قیادت میں ہوتا رہا،کام بہت بلندقسم کا تھا یعنی یہ کہ قرآن شریف کے متن کی ایک ایسی ایڈیشن شائع کی جائے جس کے ساتھ ساتھ اس کا نہایت صحیح صحیح انگریزی ترجمہ ہو اور ترجمہ کے ساتھ آیت آیت کی تفسیر ہو۔۔۔اگر ہم اِس کام کو اسلام کے ذوق علم تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا،اس کی تیاری کے ہر مرحلہ پر مستند کتب،تفسیر ولغت اور تاریخ وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِس علم وعرفان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے!

حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر وخطابات نیز بارعب شخصیت کے غیروں پر مرتب ہونے والے غیر معمولی اثرات کا تذکرہ کرنے کے بعد آخر پرحضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا!مواد تو بہت زیادہ تھا جو مَیں نے جمع کروایا تھا لیکن وقت کی وجہ سے مَیں نے کچھ خلاصتاً پیش کیا۔جو باتیں پیشگوئی میں حضرت مسیح موعودؑ نے پیش فرمائی تھیں یا کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتائی تھیں وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؓ میں پوری ہوئیں،آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم وعرفان عطاء فرمایا تھا اِس کا کوئی بڑے بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔آپؓ کا دیا ہوا لٹریچر ایک جماعتی خزانہ ہے،آپؓ کے خطابات،خطبات،مضامین اکثر شائع ہو چکے ہیں،کچھ ہو رہے ہیں،اُنہیں ہمیں پڑھنا چاہئے۔

(قمر احمد ظفر۔نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن جرمنی
بشکریہ الفضل آن لائن

’’زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں‘‘
(حضرت مسیح موعودؑ،ملفوظات جلد 4 ،صفحہ 629)



حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے کے انصار کو
ورچوئل ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

مورخہ 29 جنوری 2023 کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے سے انصار کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد، ٹلفورڈ میں ایم ٹی اے اسٹوڈیوز سے اجلاس کی صدارت کی، جبکہ انصار نے اوسلو کی بیت النصر مسجد سے ورچوئل طور پر اجلاس میں شمولیت اختیار کی۔

ابتدائی مراحل کے بعد، انصار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد سوالات کرنے کا موقع لیا۔

حال ہی میں اسلام قبول کرنے والے ایک شخص نے اسلام کے پرامن پھیلاؤ کے لیے خلافت کی ضرورت کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ کس طرح ایک شخص اس وقت کے خلیفہ کے ساتھ تعلق قائم کرسکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت کی:

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں کے اندر ایک ہزار سال کے تاریک دور کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوں گے اور وہ مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ لفظ استعمال کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کے مقام پر قائم ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی تھی کہ نظام خلافت اسلام کے پیغام کو پھیلاتا رہے گا کیونکہ یہی صحیح وقت ہے جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لیے تمام سہولیات دستیاب ہیں۔ اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میڈیا اور دیگر ذرائع دستیاب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک منظم نظام قائم کرنا ہے تا کہ اسلام کا پیغام دنیا کے تمام لوگوں تک موثر ترین انداز میں پہنچایا جا سکے۔

”دوسرے فرقوں میں آپ کو یہ (خلافت کا) نظام نظر نہیں آئے گا۔ یہاں خلافت کے جھنڈے تلے احمدیہ مسلم کمیونٹی اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہی ہے۔ لہٰذا یہی وجہ ہے کہ خلافت ضروری ہے۔ بصورت دیگر، اگر آپ کے پاس ایک قیادت نہیں ہے تو آپ بالکل ایک ریوڑ کی طرح ہیں جس میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ان کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ لہٰذا اب خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت آپ کی رہنمائی ایک ایسے شخص نے کی ہے جس پر ہمارے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ہوتا ہے اور اس کی رہنمائی اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اور جب بھی وہ یہ ضروری سمجھتا ہے کہ اسلام کی

خاطر کوئی خاص عمل کیا جائے تو وہ جماعت احمدیہ سے کہتا ہے کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد صحیح معنوں میں ہدایت والی خلافت ''خلافت راشدہ'' آئے گی اور پھر بادشاہت کا دور ہوگا اور پھر تاریک دور ہوگا۔ اور اس کے بعد جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ وہ شخص مسیح موعود اور مہدی کے طور پر ظاہر ہوگا۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ خلافت آخری دن تک جاری رہے گی۔ ہمارا یقین یہی ہے کہ خلافت احمدیہ اب قیامت تک جاری رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ خلافت کی رہنمائی اور مدد کرے گا اور یہ کہ خلافت کی رہنمائی کے ذریعے جماعت کو ترقی اور پھلنے پھولنے میں مدد ملے گی اور یہی ہم آج کل دیکھ رہے ہیں۔"

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید واضح کیا کہ :

"ہر سال ہزاروں لاکھوں لوگ احمدیہ مسلم کمیونٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایک شخص، جس نے ایک چھوٹے سے قصبے، چھوٹے سے گاؤں میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا، اب وہ تقریباً پوری دنیا میں جانا جاتا ہے۔ پس یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں ہماری مدد کر رہا ہے۔

خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے بارے میں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

"اگر آپ اپنے آپ کو خلافت سے جوڑتے ہیں اور اگر آپ کو یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے اسلام کا پیغام پھیلانے کے لیے بھیجا تھا اور اگر آپ کو یقین ہے کہ ان کی وفات کے بعد بھی آپ کی حقیقی خلافت جاری و ساری ہے۔ آپ کو اسلام کے بارے میں مزید جان کر اور اسلام کے پیغام کو پھیلا کر احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلیفہ اور نظام کی مدد کرنی چاہیے۔ لہٰذا، یہ ہر ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو پھیلائے، کیونکہ اس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کریں گے۔ تو اس کے لیے آپ کو اسلام کے بارے میں مزید جاننا چاہیے۔ آپ کو قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے، اور قرآن پاک کا مفہوم، قرآن مجید کی تفسیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند ارشادات سیکھنے چاہئیں اور اس کے بارے میں مزید جاننا بھی ضروری ہے۔ جو لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا ہے ہم ان کو پڑھیں...... اس طرح آپ اپنے علم کو تازہ کر سکتے ہیں اور اسلام اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں اپنے علم کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں اور پھر اس پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اس طرح آپ خلیفہ اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لیے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مددگار ثابت ہوں گے اور آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے...... جب آپ یہ سب کچھ کر رہے ہوں گے تو آپ خلافت کے قریب ہو جائیں گے۔

ایک ناصر نے پوچھا کہ کیا جماعت کو جو ظلم و ستم کا سامنا ہے جس کی ایک حالیہ مثال برکینا فاسو میں احمدی مسلمانوں پر وحشیانہ حملہ تھا وہ مزید دوسرے ممالک میں پھیل جائے گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا۔

"جماعت جیسے جیسے بڑھ رہی ہے، ویسے ہی اس کے مخالفین کی حسد بھی بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن کریم کے آخری تین سورتوں میں ہمیں لوگوں کے حسد سے بچاؤ کی دعا سکھائی ہے جس میں فساد، فساد پھیلانے والوں اور دھوکہ دہی کرنے والوں سے اپنے آپ کو بچانے کی دعائیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدی مسلمان وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہمیں قتل کرنا چاہتے ہیں،

لیکن حقیقت میں وہ اپنے حسد اور تعصب سے متاثر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور یہ معاملہ ہر نبی کی امت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ بڑھتے ہیں تو حسد کرنے والوں اور فساد پھیلانے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ وہ ظلم کرنے سے بھی باز نہیں آتے اور یہی جماعت کے ساتھ بھی ہوا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت کی کہ جماعت احمدیہ کی ابتداء سے ہی شدید مخالفتیں ہوتی رہی ہیں جن کے نتیجے میں جماعت کو ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا۔ حضور نے مثال بیان کی کہ کس طرح تقسیم ہند سے پہلے برطانوی حکومت کے کچھ عہدیداروں نے جماعت کی مخالفت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف مقدمہ درج کیا اور اس سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔

جماعت کے لیے آگے کیا ہوسکتا ہے اس کے بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا: ''مذہب کے تمام مخالفین، خواہ وہ ملحد ہوں یا مختلف عقائد کے لوگ، مستقبل میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلاف ایک ہو جائیں گے۔ یہ ممکن ہے کہ اگر وہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کو یہاں یورپ میں بڑھتے ہوئے دیکھیں تو یہاں بھی بعض یورپی ممالک میں ہم اسی سطح پر ظلم وستم دیکھ سکتے ہیں [دوسری جگہوں کی طرح]۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ آگاہ رہنا چاہیے۔ سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں دعا اور صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کی کوشش کرتے ہوئے کسی بھی مصیبت کو ٹالنا چاہیے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید بیان فرمایا: اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہماری مساجد ہر ممکن حد تک محفوظ ہوں اور تمام احمدی مسلمان ہر وقت چوکس رہیں۔

ایک ناصر نے پوچھا کہ بچوں کو کیا کرنا چاہئے جب ان کے والدین بوڑھے ہو جائیں اور اپنی دیکھ بھال کرنے کے قابل نہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب والدین صحت مند اور تندرست ہوں تو ان کے بچوں کو شادی کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ گھر سے نکل کر اپنے گھر منتقل ہونا چاہیے کیونکہ کیونکہ اس سے ممکنہ طور پر خلل ڈالنے والے مسائل سے بچنے میں مدد ملتی ہے جو ایک بڑے خاندان کے ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ تاہم، جب والدین آزادانہ طور پر رہنے کے لئے بہت بوڑھے ہو جاتے ہیں، تو بچوں کو ان کی دیکھ بھال کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت کی: ''مغربی ممالک میں لوگ اپنے والدین کو بوڑھے لوگوں کے گھروں میں چھوڑ دیتے ہیں جہاں دیکھ بھال کرنے والے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اور بچے وقتاً فوقتاً ان سے ملتے ہیں اور ان کے لیے ایک چھوٹا سا تحفہ لیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے والدین کا خیال رکھا ہے۔ تاہم، ہمیں اپنے والدین کی مناسب دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ تم پر تمہاری ماں کا حق ہے اور چوتھی مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ تم پر تمہارے باپ کا حق ہے۔ تو یہ وہ حقوق ہیں جو ہمیں پورے کرنے چاہئیں اور یہی معاشرہ بھی مانگتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ ان سے کہیں کہ اب جب آپ شادی شدہ ہیں، ہم آپ کو آپ کی جوانی میں آپ کی خاطر الگ کر رہے ہیں، یا آپ اب خود الگ رہ رہے ہیں، اور یہ ٹھیک ہے۔ تاہم جب ہم بوڑھے ہو جائیں تو آپ کو ہماری ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے اور اگر ہمیں آپ کی ضرورت ہو تو ہماری مدد کے لیے آئیں۔ ہم سب سے پہلے یہ دعا کرتے ہیں کہ بڑھاپے میں ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت نہ پڑے اور اللہ ہمیں آپ پر محتاج ہونے سے محفوظ رکھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آپ ایسے بڑھاپے سے نجات کے لیے دعا

کریں جہاں آپ مکمل طور پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں سے کہیں کہ اگر ہم بہت بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں اور ہم آپ کے محتاج ہیں تو یہ آپ کی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ والدین کی دیکھ بھال کریں اور انہیں اپنے ساتھ رکھیں۔ بہو کو اپنے باپ اور ساس کو بھی برداشت کرنا چاہیے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید کہا:

اگر گھر بہت چھوٹے ہیں تو والدین کے لیے بچوں کے قریب مکان حاصل کیا جا سکتا ہے تا کہ وہ صبح و شام ان کے پاس جا کر ان کی دیکھ بھال کر سکیں۔ اگر کسی کے پاس کافی بڑا گھر ہے تو والدین کے لیے ایک کمرہ چھوڑا جا سکتا ہے اور اس طرح ان کی دیکھ بھال کی جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اگر کسی کو واقعی آخرت کی فکر ہے اور اسے دین کا کچھ علم بھی ہے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے اعمال آخرت میں بھی اجر و ثواب رکھتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم بھی ایک دن مرنے والے ہیں اور یہ وہ چیز ہے جس کا تجربہ ہم خود بھی کریں گے۔ لہٰذا اپنے بزرگوں کو بڑھاپے میں دیکھ کر اللہ کی رحمتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔"

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر:3441)

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ

1۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿الحج:31﴾

پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

2۔ حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔"

(مسلم کتاب البر والصلۃ قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

3۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ جھوٹ سے اجتناب کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿الحج:31﴾ دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں۔ تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔" (ملفوظات جلد دوم ص 266)

4۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مذکورہ قرآنی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹ سے اجتناب کرو۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ آپ کو عبادتِ الٰہی سے دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ (سورۃ الحج:31) یعنی جھوٹ بولنے والے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مشکلات میں مبتلا ہوتے ہی خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ ہی ہے جو ان کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔ حقیقی عبادت گزار سچ پر پوری طرح کاربند رہتا ہے۔ اگر جھوٹ بولنے سے کوئی نقصان بھی پہنچتا ہو تو بھی اُسے برداشت کرنا چاہیئے۔ بہر حال نقصان تو کئی انداز سے ہو سکتا ہے اور اُسے برداشت بھی کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر نقصان بھی ہو جائے بلکہ سچ بولنے پر کوئی سزا بھی مل جائے تو اُسے خلوصِ دل سے برداشت کریں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے کو شرک کے موافق قرار دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا کا حصول ممکن ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ عمل خدا کی رضا کے لئے تھا۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا۔" (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ غانا 17 اپریل 2007)

(روزنامہ الفضل 2 اکتوبر 2014)

تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 345)



حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے
ہندوستان سے آئے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی طالبات کی ورچوئل میٹنگ

8 جنوری 2023 کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان سے لجنہ اماء اللہ کی طالبات کے ساتھ ایک ورچوئل میٹنگ کی۔

اسلام آباد کے ایم ٹی اے اسٹوڈیوز، ٹلفورڈ سے حضور انور نے اجلاس کی صدارت کی، جبکہ لجنہ قادیان سے عملی طور پر اجلاس میں شامل ہوئیں۔

نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد طالبات کو سوالات کرنے کا موقع ملا۔

ایک ممبر نے استفسار کیا کہ اگر کوئی ہندوستانی ریاستی قانون یا ادارہ ان پر پڑھائی کے دوران اسلامی حجاب پر پابندی لگانے کی کوشش کرے تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا کہ انہیں حجاب کرنے سے نہیں روکا جانا چاہیے لیکن اگر ایسا کیا جائے تو احمدی مسلم خواتین اور لڑکیوں کو اپنے مذہبی آزادی اور تعلیم کے حقوق کو برقرار رکھنے کے لیے قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت فرمائی:

" آپ کو حجاب کی پابندی کے لیے اپنے کیس کے لیے قانونی مقدمہ لڑنا چاہیے۔ آپ کو یہ نکتہ اٹھانا چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہے ہیں اور آپ کے مذہبی حقوق چھیننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ جواب نہیں دیتے تو وہ دوسرے عقیدے کے لوگوں کو بھی روک دیں گے، بشمول سکھوں کو اپنی پگڑی پہننے سے۔ آپ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں۔ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو اخبارات میں مضامین لکھنے چاہئیں اور اگر انفرادی طور پر ناانصافی کے مقدمات ہیں تو افراد اس کے خلاف قانونی جنگ شروع کریں۔ حجاب کے معاملے میں، آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا آپ دنیا پر اپنے ایمان کو ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ اپنے آپ کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرنا پسند کریں گے یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی پیروی کریں گے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "حیاء ایمان کا حصہ ہے"۔ یہ ایک فیصلہ ہے جو آپ کو کرنا چاہیے۔۔۔۔ کم از کم آپ کو اسکارف پہننا چاہیے اور اگر وہ آپ کے امتحانات دیتے وقت آپ کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں، تو اپنے امتحانات کو ایک طرف رکھیں اور اپنے حقوق کے لیے قانونی جنگ شروع کریں"۔

ایک اور شریک مجلس نے سوال کیا کہ دنیا میں اتنی مصیبتیں کیوں ہیں اور خدا اس مصیبت کو کیوں نہیں روکتا؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون فطرت اس دنیا میں نافذ العمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جب کوئی قانونی فطرت کے

خلاف کام کرے گا تو اس پر کوئی منفی ردِعمل نہیں آئے گا۔ جب جنگیں ہوتی ہیں اور بم پھٹتے ہیں تو اس کے نتیجے میں معصوم بچے بھی مرتے ہیں...... یہ انسانوں کے اعمال ہیں جو جنگ اور معصوم لوگوں کی موت کا سبب بنتے ہیں۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کہا کہ مسلمانوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں میں بھی بے گناہ مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا، باوجود اس کے کہ ان سے فتح کا وعدہ کیا گیا تھا۔

عام طور پر، فطرت کا قانون ایسا ہے کہ تمام اعمال کے نتائج ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ (نقصان دہ) اعمال انجام دیں اور پھر بھی امید رکھیں کہ آپ ان کے نتائج سے بچ جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی بتادیا ہے کہ فطرت کا قانون نافذ العمل ہے۔''

اس بارے میں بات کرتے ہوئے کہ بچے کیوں بیماریوں اور معذوری کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت کی کہ بعض اوقات یہ والدین کے بعض اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں بچے بیماری کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، تو یہ بھی قدرت کے قانون کا نتیجہ ہے۔ حضور اقدس نے وضاحت کی کہ بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ صرف اس زندگی کے واقعات تک محدود نہیں ہے، بلکہ جو لوگ اس دنیا میں تکلیف اٹھاتے ہیں ان کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں اس موضوع کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دو کتابوں کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا جس سے معاملہ مزید واضح ہو جاتا ہے: خدا کے وجود کے دس ثبوت اور اردو کتاب ہستی باری تعالیٰ۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ جب ایک احمدی مسلمان اپنے عقیدے اور ملک کے قوانین میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے پر مجبور ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''کسی ملک کے قوانین جو شریعت کے واضح احکام سے متصادم نہیں ہیں، ہمیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ تاہم، اگر کسی ملک کے قوانین ہمیں شریعت کے احکام پر عمل کرنے سے روکتے ہیں، جیسا کہ پاکستان میں ہے، جہاں احمدی مسلمانوں کو اعلانِ عقیدہ [شہادہ] پر ایمان لانے سے روک دیا گیا ہے، تو ان حالات میں ہم کہتے ہیں کہ ہم ملک کے ہر قانون کی پاسداری کریں گے سوائے ان کے جو براہ راست ہمیں ہمارے عقیدے پر عمل کرنے سے روکتے ہیں۔ لہٰذا، قانون جو بھی کہتا ہے، ہم کبھی بھی اپنے آپ کو کلمۂ شہادت سے الگ نہیں کرسکتے۔ اسی طرح، پاکستان میں، قانون ہمیں دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھنے اور ''امن'' کا اسلامی سلام پیش کرنے یا کوئی اسلامی اصطلاح استعمال کرنے سے روکتا ہے۔ تاہم اس صورت حال میں ہم اسے اپنا مذہبی حق سمجھتے ہیں اور اسی لیے اپنے عقیدے پر عمل کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں، ہم زمین کے دیگر تمام قوانین پر عمل کرتے ہیں اور ملک کے وفادار ہیں۔ یہاں تک کہ ہم ملک کی سلامتی اور امن کے لیے اپنی جانیں بھی قربان کرتے ہیں اور احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہم یہ ہر اس ملک میں کرتے ہیں جہاں ہم رہتے ہیں جہاں ہم قانون کی پاسداری کرنے والے پرامن شہری ہیں۔''

''قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2014)

نئے سال کے پہلے دن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراکش سے تعلق رکھنے والے

قومی عاملہ ارکان جماعت، مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو ملاقات سے نوازا۔

نئے سال کے پہلے دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراکش سے تعلق رکھنے والے قومی عاملہ ارکان جماعت، مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو ملاقات سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد، ٹلفورڈ میں ایم ٹی اے اسٹوڈیوز سے اجلاس کی صدارت کی، جب کہ عاملہ کے اراکین نے مراکش کے شہر رباط سے عملی طور پر اجلاس میں شرکت کی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مراکش میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عہدیداروں کو خلیفۂ وقت سے اس طرح کی ملاقات کا موقع ملا۔

ابتداء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکریٹری تربیّت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا: "شعبہ تربیّت کی ذمہ داری میں احمدی مسلمان بچوں کی تربیت بھی شامل ہے تاکہ آنے والی نسل کی پرورش احمدی مسلم ماحول میں ہو۔ اگر آپ نے بچوں کی تربیّت کی طرف توجہ نہیں دی تو آپ احمدی مسلمان رہ سکتے ہیں، آپ کے بچے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے بچوں کی تربیّت پر توجہ دیں تاکہ وہ جماعت احمدیہ سے جڑے رہیں۔ اپنے بچوں کو جماعت کے بارے میں بتائیں اور انہیں بتائیں کہ وہ احمدی کیوں ہیں۔ انہیں حضرت محمد ﷺ کی پیشگوئیوں کے بارے میں آگاہ کریں اور آپ نے آخرت کے بارے میں کیا پیشگوئیاں فرمائیں اور مسیح اور مہدی کو کیوں بھیجا جائے گا۔ انہیں احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بنیادی تعلیمات کو جاننا چاہیے اور یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ احمدی مسلمان ہیں اور سچے مسلمان ہیں، اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ان کو آگاہ کریں کہ ہم ان کی پیشگوئیاں پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ سب بچپن سے اپنے بچوں کو بتاؤ۔"

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید وضاحت کی:

احمدی مسلم خواتین کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ لجنہ اماء اللہ کو متحرک ہونا چاہیے اور لجنہ کو اپنی خواتین کی تربیت کرنی چاہیے۔ بچوں کی اخلاقی تربیت نہیں ہو سکتی اگر عورتیں اخلاقی طور پر درست نہ ہوں۔ اسی طرح اگر مرد اخلاقی زندگی نہیں گزار رہے ہوں گے، دینی علم حاصل کرنے کے لحاظ سے، بہترین طریقے سے عمل کرنے کے لحاظ سے اور اپنی روحانیت کے لحاظ سے تو اس کا ان کی بیویوں اور بچوں پر بھی منفی اثر پڑے گا۔

سیکرٹری وصیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کرتے ہوئے ہدایت کی کہ: "آپ احمدی مسلمانوں میں کتاب الوصیت کو تقسیم کریں تاکہ وہ کتاب پڑھنے کے بعد وصیت کی سکیم میں

حصہ لیں۔ کوئی بھی شخص وصیت کے لیے فارم نہیں بھرے جب تک کہ اس نے کتاب نہ پڑھی ہو۔ جن لوگوں نے وصیت کی سکیم میں حصہ لیا ہے اور ابھی تک کتاب نہیں پڑھی ہے، آپ ان سے بھی کتاب پڑھنے کو کہیں۔"

بعد ازاں ملاقات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تربیت کو علاقے کے مقامی احمدی مسلمانوں کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنا چاہیے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضرورت پر بھی روشنی ڈالی کہ احمدی مسلمانوں کو ان کے تقویٰ اور اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں معاشرے کے دیگر افراد سے ممتاز ہونا چاہیے۔

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری ضیافت نے مشورہ طلب کیا کہ وہ اپنے آنے والے مہمانوں کی دیکھ بھال کیسے کریں جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا: "ان (مہمانوں) سے جتنا ہو سکے حسن سلوک کریں۔ آپ مہمانوں کا خیال رکھنے کی اسلامی تعلیمات سے واقف ہیں۔ آپ کے پاس جو بھی ذرائع دستیاب ہیں مہمانوں کی خدمت کریں۔ آپ ان کی جتنی بھی خدمت کر سکتے ہیں آپ کو کرنی چاہیے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کا خوب خیال رکھتے تھے۔ لہذا، ہمیں اس کے مطابق کرنا چاہئے۔ ہمیں ان کی خدمت کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہیے۔"

فون کال برائے دعاء

اسلام آباد UK میں ہر وقت اس نمبر پر فون کال کر کے دعائیہ درخواست کی جا سکتی ہے۔

0044 - 20 3988 3800

0044 - 20 8877 5500

یہ فون لائن 24 گھنٹے کھلی ہوتی ہے۔ اسی لئے دنیا سے ہر ملک کے لوگ جب بھی چاہیں فون کر کے اپنے اپنے پیغامات لکھوا سکتے ہیں۔

قرآن کریم



ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں ہم نے اس نورحقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ۔ کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 ۔ صفحہ 65



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد کی روشنی میں نظام خلافت کو بچانے کے لیے
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی
کوشش اور قربانی کا ایک نظارہ

غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔ لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو وہ لوگ بھی جانتے تھے جو جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فتنہ اٹھانے والوں کی باتوں کو رد کر کے خلافت سے وابستہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو پتا تھا کہ ہمارا ایمان قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر ہم میں نظام خلافت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے ایمان میں پختگی کی وجہ سے آج ہم میں سے بہت سے جو اُن بزرگوں کی نسلوں میں سے ہیں نظام خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور قربانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر الزام لگانے والوں نے بڑے بڑے الزام لگائے لیکن جو آپ کے دل کی کیفیت نظام خلافت کو بچانے کے لئے تھی اس کی ایک جھلک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لئے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ اسی طرح ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ مضبوطی کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں مَیں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا

پیش نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ہوسکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کرسکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے۔ یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت نہیں چاہئے اور ہم خلافت سے آزاد ہو گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہوسکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہوسکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کئے رکھا۔ یعنی خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کئے رکھی۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدہ اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہوسکتا ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔ جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دُور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو۔ یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ یعنی مولوی محمد علی صاحب چنیں گے جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پہ۔ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ بیعت لیں۔ آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علی منہاج نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی۔ اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے، قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی

فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔ جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہوکر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 72 تا 75)

لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔ کس طرح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرتا ہے۔ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی خوشخبری کو نہ صرف پورا فرماتا ہے بلکہ آج تک ہر روز ایک نئی شان سے پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ وہ دس سال کی بات کرتے تھے کہ اس سے پہلے ہی آریہ اور عیسائی یہاں قبضہ کر لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی اپنی شان ہے۔ وہ دس سال بھی گزر گئے اور اس کے بعد بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔ تبلیغ کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کر چکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔......

جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب ان کو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہو رہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آ رہے ہیں۔

پھر آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ جب دنیا میں اسلام کا نام بدنام کیا جا رہا ہے تو اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ بھی جو تائید و نصرت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 19 جون 2015)

غیبت سے بچیں

حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ فرماتے ھیں:

''غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے۔ غیبت سچی بات کو کہتے ہیں لیکن وہ سچی بات جو دکھ دینے والی ہو۔ اس ضمن میں بسا اوقات آپس کی بحث کے دوران آپ یہ فقرہ بھی سنیں گے دو لڑنے والوں کے درمیاں کہ میں جھوٹ بولوں! میں نے جو سچی بات ہے وہ منہ پر کہہ دی ہے، میری عادت ہے میں بڑا صاف گو ہوں۔ اور سچی بات منہ پر مارتا ہوں۔ ایسے صاف گو پر خدا تعالیٰ کے رسول ﷺ نے لعنت ڈالی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کو پکڑ لے گا اور بڑی سخت تحذیر فرمائی ہے بڑی سخت اس کے متعلق انذار کی پیشگوئی کی ہے۔ (خطباتِ طاہر جلد 3 ص 53)



موعود ابن موعود

تحریر: داؤد احمد عابد

اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، وہ بادشاہ ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہے محروم رکھتا ہے، وہ چاہتا ہے تو بیٹیاں ہی نصیب میں لکھ دیتا ہے، وہ چاہے تو بیٹے ہی دے، یا بیٹیاں بیٹے دونوں سے نواز دے۔

لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ ﴿ۙ﴾ اَوۡ یُزَوِّجُہُمۡ ذُکۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَیَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ

﴿الشوریٰ: 50-51﴾

(ترجمہ) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔ یا کبھی اُنہیں باہم ملا جلا دیتا ہے۔ کچھ نر اور کچھ مادہ۔ نیز جسے چاہے اُسے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں، یہی اولاد جو نعمت شمار ہوتی ہے نقمت بھی بن سکتی ہے اور انسان کو فتنوں میں مبتلا کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

﴿التغابن: 16﴾

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں۔ اور وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

ان دونوں امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم پیشگوئی مصلح موعود پر نظر دوڑاتے ہیں تو اس کی اہمیت کئی چند ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔

اس پر مستزاد یہ کہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر مبارک 50 سال سے متجاوز تھی، گویا 50 سال سے بھی زیادہ باعمر شخص کا یہ اعلان کرنا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اتنے سالوں کے اندر اندر مجھے ایک بیٹے سے نوازے گا جس میں یہ یہ خصوصیات ہوں گی، اور وہ بھی ایک دو نہیں بلکہ 50 سے بھی بڑھ کر۔ اس کا یہ بھی دعویٰ ہو کہ باتیں مجھے خدا تعالیٰ نے بتائی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔۔۔۔۔اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول

کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے''۔ (اشتہار 22 مارچ 1886۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 129-130۔2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

اور حقیقت یہ ہو کہ اسی شخص کی بابت آنحضور ﷺ بتا چکے ہوں کہ وہ امت کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوگا اور اولاد دیا جائے گا، گویا یہ پیشگوئی جو موعود ابن موعود کی پیشگوئی ہے اپنی حقانیت میں، رسول اللہ ﷺ کی صداقت کو ثابت کرنے میں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے میں ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے کہ کسی اور نشان کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے''۔(اشتہار 8 اپریل 1886۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 132۔2019 ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:-"يَنزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ يَتَزَوَّجُ ويولد له "

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور اُن کو اولاد دی جائے گی"

اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قد أخبر رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ المسيح الموعود يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ فَفِي هَذَا إِشَارَةٌ إِلى أَنَّ اللهَ يُعْطِيهِ وَلَدًا صَالِحًا يشَابِهُ أَبَاهُ وَلَا يأباه ويكون مِنْ عِبَادِ اللهِ الْمُكْرَمِينَ "

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے خبر پا کر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور اُن کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف، اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا''۔

ایک اور مقام پر اسی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اسکی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے۔

اس موعود فرزند کے متعلق حضرت سید الانبیاء صلی الہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے علاوہ قدیم روحانی صحیفوں میں بھی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب طالمود میں لکھا ہے:-

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 46 آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے وہ ماندنہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے''۔

طالمود کی اس پیشگوئی کے بعد ہم زرتشت علیہ السلام (جو مسیح علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل ایران میں گزرے ہیں) کی بڑی واضح پیشگوئی درج کرتے ہیں۔ یہ پیشگوئی زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسان اول نے تحریر کی ہے۔ اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے جس کو زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے:- چوں ہزار

سال تازی آئین راگذرد چنان شود آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئیں گر نمائند نداندش... درافتد درہم وکنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود...... پس شما یابید خوبی را گر ماند یکدم از ہمیں خزج انگیزم از کسان تو و کے وآئین وآب تو بہ تو رسانم و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو بر نگیرم"۔

ترجمہ: پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود شارع (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا... اوران کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے...... جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری و پیشوائی (نبوت وخلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا"۔

پیشگوئی مندرجہ بالا کے آخری فقرہ کہ پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برانگیزم میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانہ کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد میں سے کوئی اس کا جانشین ہوگا۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی اس آخری زمانے کے مامور کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپ اُمت مسلمہ کے مشہور صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔ آپ نے آخری زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی منظوم کلام میں فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

قدرت کردگار مے بینم
از نجوم این سخن نمی گویم
غین رے سال چوں گذشت از سال
گر در آئینۂ ضمیر جہاں
ظلمت ظلم ظالمان دیار
جنگ و آشوب و فتنہ و بے داد
بندہ را خواجہ وش ہمے یابم
سکہ نوزنند بر رخ زر
بعضے اشجار بوستان جہاں
غم مخور ز انکہ من دریں تشویش
چوں زمستان بے چمن بگذشت حالت
روزگار می بینم
بلکہ از کردگار می بینم
بوالعجب کاروبار مے بینم
گرد و زنگ و غبار مےبینم
بے حد و بے شمار مے بینم
درمیان و کنار مے بینم
خواجہ را بندہ وار مے بینم
در ہمش کم عیار مے بینم
بے بہار و ثمار مے بینم
خرمی وصل یار مے بینم
شمس خوش بہار مے بینم

ان اشعار میں حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ظہور سے قبل کے انقلابات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پھر مسیح موعود کے زمانہ اور نام کی تعین کی گئی ہے:۔

اح م و دال مے خوانم نام آں نامدار مے بینم

یعنی کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اس امام کا احمد ہوگا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

دور او چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اُس کے نمونہ پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔

اب اس کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعوی کن بنیادوں پر فرمایا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے کلمات کو پیش فرماتے ہیں، آئیں ان کلمات کو پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض الہامات اور کشوف ورؤیاء کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔

آپ فرماتے ہیں: ''سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتادیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ الہام میں نے بارہا سنایا ہے۔ (آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں) پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ (ایک بہت باریک اشارہ ہے) جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ الہام ہے جو حضرت مسیح ناصری کو ہوا اور جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے مگر وہاں یہ الفاظ ہیں۔

وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

(آل عمران:56)۔

اور یہاں یہ الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کا دعویٰ موسوی سلسلہ کی آخری نبوت کا تھا اور اس قسم کے دعوے کے متعلق پہلے لوگوں کی مخالفت ضروری ہوتی ہے۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد وہ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنانا چاہتا تھا اور خلیفہ کو معاً (فوری طور پہ) بنی بنائی جماعت مل جاتی ہے اس لئے یہاں جَاعِلُ الَّذِیْنَ والے حصے کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت مسیح کے عہدہ والا نبی تو جب بھی لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے لوگ اسے سنتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ جھوٹا جھوٹا۔ کوئی ابوبکرؓ جیسی صفت رکھنے والا انسان ہو اور اس نے مان لیا تو یہ علیحدہ بات ہے ورنہ عام طور پر ایسا نبی جب اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے ساری دنیا اسے جھوٹا قرار دینے لگ جاتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدا میں صرف تین لوگ ایمان لائے لیکن خلیفہ کو پہلے دن ہی ایک جماعت مانتی ہے۔ پس اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ تمہارے مخالف بھی ہوں گے مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا۔ اور جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ والے حصے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ تم انتظار کرو کہ لوگ کب ایمان لاتے ہیں یا اکثر لوگ مخالفتیں کریں، فتوے لگائیں، مضحکہ اڑائیں، تحقیر و تذلیل کی کوشش کریں، مٹانے اور برباد کرنے کی تدبیریں کریں اور دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک طوفانِ مخالفت امڈ آئے بلکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بنی بنائی جماعت کے اکثر حصہ کو

تیرے (یعنی مصلح موعود کو) سپرد کر دے گا اور جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہوگی اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہو جائے گا''۔

آپ فرماتے ہیں ''چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اور میرے عُہدہ کے منکر تھے یعنی پیغامی، اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کر دیا اور یہ غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پیغامی آج کہہ رہے ہیں کہ ایک خواب پر انحصار کیا گیا'' (یعنی وہ رؤیا جس کی بنیاد پہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا کہ اس پر انحصار کر کے آپ کہتے ہیں کہ مصلح موعود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''حالانکہ وہ بھی خواب نہیں کیونکہ اس میں الفاظ ہیں۔ مگر یہ الہام جو میں نے اوپر لکھا ہے یہ تو الہام ہے اور چالیس سالہ پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں ایک جماعت کا امام ہوں گا۔ کچھ حصہ میری مخالفت کرے گا۔ اکثر میرے ساتھ مل جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دے گا (جو خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔) یہ جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح کَفَرُوْا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ۔''

(خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 87 تا 89)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''دوسرے مجھے ایک کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی مَیں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ میں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا، صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد مَیں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد مَیں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا مَیں ہوں جیسے ماں بچہ جنتی ہے اور دایہ دودھ پلاتی ہے۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 89-90)

پھر تیسرا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''تیسرا الہام جو

مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد۔ وہ یہ ہے کہ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا (سبا:14)۔کہ اے آل داؤدتم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعۡمَلُوۡۤا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔''

آپ فرماتے ہیں ''مجھے یاد ہے اس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا (تو) یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق (جو رؤیا اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کی دکھائی) میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امّت میں اَور بھی کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ اَدھم ایک بادشاہ تھے جو بادشاہت کو چھوڑ کر تصوف کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول ابراہیم ادھم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر پانچویں شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے کسی چیز سے ٹھکوریں تو اس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سُریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی، بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جَوّ میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ (آسمان پر پھیل گئی۔ فضا میں پھیل گئی اور ایک فریم کی شکل میں آ گئی۔) جیسے تصویر کا فریم ہوتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کا فرشتہ ہے اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا اور دیتا گیا، دیتا گیا یہاں تک کہ وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی تو رؤیا میں اس فرشتے نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں لیکن میں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور بعد میں میں خود بھی ان کو بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنی اس رؤیا کا حضرت خلیفہ اوّل سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتے نے جو باتیں بتائی تھیں ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں لیکن صبح اٹھنے پر وہ میرے ذہن میں سے نکل گئیں تو حضرت خلیفہ اول خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم ضائع کر دیا۔ ان کو نوٹ کر لینا چاہئے تھا۔'' فرماتے ہیں کہ ''مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا سورۃ فاتحہ سے

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے نئے نئے نکات سمجھاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس رؤیا کے بعد جب میں نے توجہ کی کہ جماعت کی اصلاح اور اسلامی نظام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے کون سا واضح پروگرام ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ فاتحہ سے ہی ایک نہایت واضح اور مکمل پروگرام بتایا جس پر چل کر اسلام ایسی ترقی حاصل کرسکتا ہے کہ دشمن اس کو دیکھ کر حیران رہ جائے اور اسلامی تمدّن کی فوقیت کا اعتراف کئے بغیر اس کے لئے کوئی چارۂ کار نہ رہے۔ اس پروگرام کے مطابق ان تمام غلطیوں کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہوسکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان نظامِ اسلام اور اس کے تمدّنی احکام کو سمجھنے میں کر چکے ہیں۔ (جو غلطیاں بعد میں مسلمانوں نے کی تھیں) اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ سے ہی مجھے سمجھا دیا اور اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90-92)

پھر آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّهُمْ۔ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ (جو جماعت کو چھوڑ کر گئے تھے) اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہوگیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرّف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے ہیں''۔ (خطبہ جمعہ 17 فروری 2017)

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تا کہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم نے اسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کون سی نابینائی لاحق ہوتی ہے، کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آج کل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوئم صفحہ 239۔240)

میں اپنے پیاروں کی نسبت

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی

وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور اُن کی نگاہ رہے نیچی

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
شیروں کی طرح غراتے ہوں

ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں

وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو
مقصود بنائے بیٹھے ہوں

شمشیرِ زباں سے گھر بیٹھے
دشمن کو مارے جاتے ہوں

میدانِ عمل کا نام بھی لو
تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں

گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں
شیروں کے شکار پہ جانے کی

اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں
وہ ان کا جوٹھا کھانے کی

اے میری الفت کے طالب!
یہ میرے دل کا نقشہ ہے

اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو
وہ ان باتوں میں کیسا ہے

گر تیری ہمت چھوٹی ہے
گر تیرے ارادے مردہ ہیں

گر تیری امنگیں کوتہ ہیں
گر تیرے خیال افسردہ ہیں

کیا تیرے ساتھ لگا کر دل
میں خود بھی کمینہ بن جاؤں

ہوں جنت کا مینار، مگر
دوزخ کا زینہ بن جاؤں

ہے خواہش میری الفت کی
تو اپنی نگاہیں اونچی کر

تدبیر کے جالوں میں مت پھنس
کر قبضہ جا کے مقدر پر

میں واحد کا ہوں دل دادہ
اور واحد میرا پیارا ہے

گر تُو بھی واحد بن جائے
تو میری آنکھ کا تارا ہے

تُو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو

تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

اخبارالفضل

جلد 17۔10 جولائی 1930ء
بحوالہ کلام محمود صفحہ 142۔ 143

بیت الفتوح مورڈن میں

جلسہ پیشگوئی یوم مصلح موعود کا انعقاد

2200 سے زائد افراد کی شرکت۔

* مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا خطاب۔
* یہ جلسہ یوٹیوب لائیو نشریات کے ذریعے برطانیہ بھر میں دیکھا اور سنا گیا۔









جماعت احمدیہ کے تحت دنیا بھر میں 20 فروری کا دن بڑے اہتمام اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ ہم یہ دن کیوں مناتے ہیں اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2009 میں عطا فرمایا تھا کہ

"مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لیے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔ یہ کوئی آپ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی۔ اور اس کے ذریعہ نظام جماعت کے لیے کئی اور ایسے راستے متعین کر دیے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے"۔

بیت الفتوح برطانیہ میں مورخہ انیس فروری بروز اتوار جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22 سو سے زائد افراد نے اس بابرکت جلسے میں شرکت کی۔ اس جلسے کے لئے مسجد میں خوبصورت سٹیج تیار کیا گیا تھا۔ جلسے کی صدارت مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ پروگرام کے وقت کے مطابق پورے تین بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قران پاک کی جبکہ مکرم عدیل طیب

صاحب نے تلاوت کی گئی ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا، نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے، ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ نظم کے بعد خاکسار مبارک صدیقی نے اردو زبان میں جبکہ مکرم ٹومی کالوں صاحب نے انگریزی زبان میں پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔

اسکے بعد ایک وقف نو، نوجوان محترم مشہود محمود صاحب نے ”حضرت مصلح

آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے بہت سے ایسے واقعات کا ذکر کیا جن میں اللہ تعالی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاوں کو قبولیت بخشتے ہوئے معجزات دکھائے۔

اس خطاب کے بعد مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

”باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادر مطلق خدا ہو جائے گا“

ترنم سے پیش کیا۔ دوران پروگرام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ



موعود رضی اللہ عنہ نوجوانوں کے لئے ایک مثال“ کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک پر اثر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم ربیب مرزا صاحب مربی سلسلہ نے انگریزی زبان میں ”وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا“ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مکرم ندیم احمد زاہد صاحب نے کلام محمود میں سے نظم بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے، حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے ”نہایت خوش الحانی سے پیش کی۔

اس نظم کے بعد مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب کا آغاز کلام محمود میں سے اس شعر سے کیا۔ ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ، ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے۔

سے متعلق ایک معلوماتی ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

تقریب کے اختتام پر مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اس بابرکت دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کو منظم کیا اور کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے الفاظ حرف بحرف پورے ہوئے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے خلافت کی برکات اور خلیفہ وقت کی اطاعت اور اسکی اہمیت کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ محترم امیر صاحب نے بیت الفتوح میں ہونے والی بچوں کی قرآن کلاس کا ذکر کرتے ہوئے بچوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔

محترم امیر صاحب نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ کووڈ

شروع ہونے کے ایک لمبے عرصے کے بعد ہمیں اس خوبصورت مسجد میں یہ یادگار دن منانے کی توفیق مل رہی ہے جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہیں۔اور مجھے بہت خوشی ہے کہ اس جلسے میں بچے اور نوجوان بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ ایسی بابرکت مجالس میں اللہ تعالی کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ آج ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کریں گے جس میں اللہ تعالی نے یہ خوشخبری دی تھی کہ یہ موعود بیٹا اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ پھر محترم امیر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بابرکت زندگی کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپکی بے شمار اور عظیم الشان دینی خدمات کا ذکر کیا۔محترم امیر صاحب نے والدین سے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور ہر وقت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کو دعاوں میں یاد رکھنے کی بھی تلقین کی۔

اپنے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی نمازوں کی ادائیگی ہوئی اور یوں یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔خدا تعالی کے فضل کے ساتھ حاضرین کے تعداد 2200 کے قریب رہی۔اس موقع پر شرکا کے لئے چائے وغیرہ کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔



(رپورٹ۔مبارک صدیقی۔ریجنل امیر بیت الفتوح ریجن)

نظم

ہے عرفانِ اسلام ہر سمت جاری
فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت

کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت

رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت

اندھیرے گھروں میں اجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

(ثاقب زیروی)



ترکی میں زلزلے پر Humanity First کا ردعمل

پیر 6 فروری 2023 کو، جنوب مشرقی ترکی میں مقامی وقت کے مطابق 04:17 بجے زلزلہ آیا جس کی شدت 7.8 تھی، جو کہ 1939 کے بعد سے ملک میں آنے والا سب سے طاقتور زلزلہ ہے۔ 11,000 سے زائد عمارتیں تباہ ہوگئیں اور ہزاروں افراد ملبے میں دب گئے۔ ان میں سے کئی عمارتیں کئی منزلوں پر مشتمل فلیٹ تھیں۔ جیسے ہی متعلقہ ادارے اس کے متعلق کاروائی کر رہے تھے، چند گھنٹے بعد ہی مقامی وقت کے مطابق 13:30 بجے 7.5 کی شدت کا دوسرا زلزلہ آیا جس کا مرکز اسی علاقے اکینوزو میں تھا۔ جنوبی ترکی کے قصبوں جیسے کہ گازیانٹیپ، ملاتیا، کہرامنماراس، ہاتائے، ادانا اور عثمانیہ میں اس کا اثر شدید تھا۔

شمال مغربی شام بھی بری طرح متاثر ہوا ہے، نہ صرف حلب، ادلب، لاذقیہ، حما اور طرطوس جیسے بڑے قصبے بلکہ دونوں ممالک میں بہت سے چھوٹے شہر بھی تباہ ہو چکے ہیں۔

امدادی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد جائے وقوعہ پر موجود ہے اور جیسے جیسے وہ ملبے میں تلاش کر رہے ہیں، زلزلے کا اثر واضح ہوتا جا رہا ہے۔

اس مرحلے پر 24,200 اموات کی تصدیق ہو چکی ہے اور زخمیوں کی تعداد 87,000 سے زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔ تمام زلزلوں کی طرح، 1,600 سے زیادہ آفٹر شاکس آئے ہیں جنہوں نے بے گھر افراد کی مشکلات کو فزوں تر کر دیا ہے۔ نتیجے کے طور پر، بہت سے زندہ بچ جانے والے رات سے اپنی گاڑیوں میں پھنسے ہوئے ہیں یا ایڈہاک کیمپ فائر کے اردگرد پھنسے ہوئے ہیں، عمارتوں کے قریب جانے سے بہت ڈرتے ہیں، جن میں سے بہت سی غیر مستحکم ہیں۔ آب و ہوا سرد اور بہت ٹھنڈی ہے، جو اسے بہت مشکل بناتی ہے، خاص کر بوڑھوں اور بہت چھوٹے بچوں کے لیے۔

ہیومینٹی فرسٹ (HF) نے اس سے پہلے 1999 میں ازمیر کے زلزلے کے حوالے سے متعلقہ کاروائی کی تھی، اور ایک دہائی سے زائد عرصے سے، جنوب مشرقی ترکی میں Gaziantep اور Iskenderun میں شامی پناہ گزینوں کی مدد کر رہا ہے۔

Humanity First
کی زلزلے کے حوالے سے کاروائی

ہیومینٹی فرسٹ نے تباہی کے فوراًبعد ایک عالمی اپیل شروع کی،جس میں یورپ،شمالی امریکہ،مشرق وسطیٰ اور آسٹریلیا میں فنڈز اکٹھے کیے گئے۔فروری کے پہلے ہفتے کے آخر تک 100,000$ سے زائد مالیت کی امداد جمع کی گئی۔اس کے بعد سے مزید فنڈز آرہے ہیں۔پہلے نمبر پر جوابی کاروائی کرنے والی ٹیم جنوبی ترکی کے صوبہ ہاتے میں موجود ہے اور اقوام متحدہ اور مقامی حکام کے تعاون سے متاثرہ علاقوں میں دوبیس کیمپ قائم کر رہی ہے، جو بہت مددگار رہے ہیں۔

میڈیکل سمیت ماہرین کی ٹیمیں یورپ اور شمالی امریکہ سے نگرانی کر رہی ہیں۔ہنگامی امدادی سامان جیسے 2,000 کمبل، 30,000 لباس کے ساتھ ساتھ طبی سامان بھی خطے میں بھیجے جانے کے عمل میں ہے۔

زمینی حالات اور زخمی اور بے گھر افراد کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے جو صدمے میں ہیں،HF متاثرہ علاقوں میں قلیل مدت کے لئے بنیادی کیئر کلینکس چلانے پر توجہ مرکوز کرے گا تاکہ معمولی زخمی اور گہرے اور شدید زخموں والے مریضوں کی دیکھ بھال کی جا سکے۔HF عارضی سرکاری کیمپوں میں رہنے والے بے گھر خاندانوں کے لیے بستر،گرمی پہنچانے والی اشیاء،کپڑے،گرم کھانا اور پانی سمیت وسائل بھی فراہم کرے گا۔

Humanity First کے حوالے سے

ہیومینٹی فرسٹ (HF) ایک بین الاقوامی امدادی ادارہ ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قائم کیا تھا،جس کا صدر دفتر برطانیہ میں ہے اور اس کی شاخیں 62 ممالک میں قائم ہیں۔ HF ایک عالمی رضا کارانہ نیٹ ورک کا استعمال کرتے ہوئے ہنگامی امداد فراہم کرتا ہے اور نسل،جنس،عمر،مذہب یا سیاسی وابستگی سے قطع نظر،صرف امداد پہنچانے کے حوالے سے کام کرتا ہے۔1995 میں شروع ہونے کے بعد سے،تنظیم نے 102 ممالک میں 200 سے زیادہ ہنگامی صورتحال کی متعلقہ جوابی کاروائی کی ہے،اور تقریباً 2.5 ملین لوگوں کی مدد کی ہے۔

رابطہ:

ڈاکٹر محمود قریشی

ڈائریکٹر آف ڈیزاسٹر ریلیف

mqureshi@humanityfirst.org:E

0082841720(0)44+:P













نیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ 2023

(زیر نگرانی مرزا عبدالباسط صاحب صدر باسکٹ بال مجلس صحت یوکے)

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مجلس صحت یوکے کو چھٹے باسکٹ بال ٹورنمنٹ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ کورونا کے بعد سے یہ پہلا باسکٹ بال ٹورنمنٹ تھا۔

اس سلسلے میں ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران درج ذیل ہیں۔

- مرزا رشید صاحب - صدر مجلس صحت یوکے
- مرزا مجیب صاحب۔ سیکرٹری مجلس صحت یوکے
- مرزا عبدالباسط۔ صدر باسکٹ بال یوکے
- دیگر ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔
- لطف المنان صاحب، چیئرمین
- حافظ مسعود صاحب، وائس چیئرمین
- فرید ڈوگر صاحب، وائس چیئرمین
- خالد منیر صاحب، وائس چیئرمین
- بشیر شریف صاحب، وائس چیئرمین
- رانا مسعود صاحب، وائس چیئرمین
- انعام قریشی صاحب، وائس چیئرمین
- خالد سیف اللہ صاحب، وائس چیئرمین

ٹورنامنٹ کی تیاری کیلئے بہت سے شعبہ جات سے خدمات بہم پہنچانے کی گذارش کی گئی، مثلاً ضیافت، سمعی بصری، مہمان نوازی بیت الفتوح، احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور مسعود رانا صاحب کی

سربراہی میں رضا کاروں کی ٹیم شامل ہیں جنہوں نے کھانے کے انتظامات میں پورے ٹورنامنٹ کے دوران خدمت کی۔

ٹورنامنٹ سے پہلے مکرم امیر صاحب کی طرف سے ریجنل امراء کو خطوط لکھے گئے کہ وہ اپنی ٹیمیں بھجوائیں۔ آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا جو درج ذیل ہیں۔

1۔ مسجد فضل

2۔ بیت الفتوح

3۔ بیت الاحسان

4۔ مڈلینڈ

5۔ اسلام آباد

6۔ ٹی آئی کالج

7۔ پاپا

8۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل

نوجوان کھلاڑیوں نے بھرپور کھیل کا مظاہرہ کیا اور گزشتہ سالوں کی نسبت بہتر کارکردگی دکھائی۔ ٹورنامنٹ کے انتظامات گزشتہ سالوں کی نسبت بہتر طور سے کیے گئے تھے اور کھلاڑیوں اور شائقین کی شمولیت بھی دیدنی تھی۔

اس ٹورنامنٹ کا آغاز 11 فروری کو تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد صدر مجلس صحت نے ابتدائیہ کلمات کہے۔ شرکاء ٹیموں کو 4،4 ٹیموں کے دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے دن 12 پول میچز کھیلے گئے ، جو سب کے سب اپنے ٹائم میں مکمل ہوئے، جن میں کھلاڑیوں کو آپس میں تعارف اور مختلف مہمانان خصوصی کے ہمراہ یادگار تصاویر بنوانے کا موقعہ ملتا رہا۔

12 فروری کو 11 بجے، ایم ٹی اے اور اسلام آباد نیز بیت الفتوح اور فضل مسجد کے درمیان سیمی فائنل میچ ہوئے۔ سخت مقابلے کے بعد بیت الفتوح اور اسلام آباد کی ٹیمیں فائنل کے لئے کوالیفائی ہوئیں ۔ اور بالآخر فائنل مقابلہ اسلام آباد کی ٹیم نے جیت لیا۔ فائنل سے قبل تیسری پوزیشن کے لئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور فضل مسجد کی ٹیموں کے درمیان میچ ہوا جس میں مسجد فضل کی ٹیم فاتح رہی۔

یہ ٹورنامنٹ مجلس صحت کے سوشل میڈیا چینل کے ذریعے لائیو دکھایا گیا جس میں ہر میچ کی لائیو کمنٹری بھی پیش کی گئی۔ پاکستان نیشنل ٹیم کے سابقہ کھلاڑیوں مرزا عبدالباسط اور حافظ مسعود صاحب کے انٹرویو بھی پیش کئے گئے ۔ مجلس صحت میں کرکٹ، والی بال، بیڈمنٹن کے شعبوں کے صدران نے اپنی شمولیت سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

ایک تصویری نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں جماعت کی تاریخ کے ان لمحات کو قید کیا گیا تھا جہاں خلفائے کرام، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تک خلفاء احمدیت نے ورزشی مقابلہ جات خصوصاً باسکٹ بال کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے ۔ اس تصویری نمائش میں گزشتہ پچاس سالہ احمدیہ باسکٹ بال کی تاریخ کو اس میں مدنظر رکھا گیا۔

اختتامی تقریب کی صدارت مکرم امیر صاحب یو کے نے کی جس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے نوجوان کھلاڑیوں اور دیگر شرکاء کو انعامات دیئے گئے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ احمدی جو پاکستان کے سابقہ قومی کھلاڑی رہ چکے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کی تربیت کریں تاکہ وہ بھی عالمی سطح کے کھلاڑی بن سکیں۔ امیر صاحب نے ٹونامنٹ کے اختتام پر دعا کروائی۔



Food Banks
اور
Warm Rooms
رپورٹ
یوکے جماعت

حضورانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یو کے جماعت نے Warm Rooms اور Food Banks کا پروگرام شروع کررکھا ہے۔Warm Rooms پروگرام کےتحت ہفتہ میں 2سے3دن بعدازنمازِ ظہر تا مغرب بڑی عمر کے افراد کے لئے مشن ہاؤسز میں ایک عُمدہ گرم کمرے میں بیٹھنےکاانتظام کیاجاتاہے،جہاں افرادآپس میں مل بیٹھتےہیں،اورایم ٹی اے دیکھنے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ان Warm Rooms میں آنے والے مہمانوں کی خدمت میں کچھ کھانے کےلوازمات بھی پیش کیئے جاتے ہیں۔اِس پروگرام میں لوکل مقامی انگریز احباب بھی شامل ہورہے ہیں جس سے اللہ کےفضل سےتبلیغ کے نئے راستے بھی کُھل رہے ہیں۔ رپورٹ کے مُطابق یوکے میں اِس وقت 16 مقامات پر Warm Rooms قائم ہو چکے ہیں جن سے تا حال اوسطاً 175افراد فی ہفتہ مُستفیض ہورہے ہیں،الحمدُللہ۔

اِسی طرح سے یوکے میں 11 مقامات پر Food Banks بھی قائم ہو چکے ہیں جہاں سے ضرورت مند فیملیز کی مدد کی جارہی ہے۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ کےفضل سے اِن فوڈ بینکوں میں احمدی بہت فراخ دلی سے کھانے کی اشیاء donate کر رہے ہیں ، الحمدللہ۔

احبابِ جماعت سے اِن دونوں سکیموں کی کامیابی کی لئے درخواستِ دُعا ہے



مسجد بیت الفتوح میں Warm Room



مسجد بیت الفتوح میں Warm Room



بیت الاحسان میں Warm Room



مسجد بیت الفتوح میں Food Bank

Peace Symposium
Fife & Edinburgh

اسکاٹ لینڈ کے نامہ نگار ارشد محمود خان

مؤرخہ 14 جنوری 2023 کو ایڈنبرا (Edinburgh) اور (Fife) فائیف جماعت نے اپنا سالانہ Peace Symposium، Rosyth Parish Church سکاٹ لینڈ میں منعقد کیا۔ امسال ہونے والے پروگرام کا عنوان ''امن کی راہ'' تھا۔ جس میں 70 سے زائد غیر از جماعت نے شرکت کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اور ساتھ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

مہمانان کے نام درج ذیل ہیں۔

- Cllr David Ross, Leader of the Fife Council
- Cllr David Barratt, Inverkeithing and Dalgety Bay of the Fife Council
- Major Heather Lawrie of the Royal Marine

تمام مقررین نے امن کی اہمیت پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اسی طرح درج ذیل مہمانان نے بھی اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور گفتگو میں حصہ لیا۔

- Rt. Hon. Wendy Chamberlain Member of Parliament for North East Fife
- Rev Norman Grant of Limekilns Parish Church
- Lt Cdr Robert Swift, Royal Navy
- Gary Haldane, Ex-Fife Councillor and frien of the community

مکرم احمد اووسو کوناڈو صاحب نائب صدر پاما اور منتظم ایم ٹی اے افریقہ سٹوڈیو زنے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں آپ نے فرمایا۔۔۔ بلا شبہ دنیا ایک بہت خطرناک دَور میں سے گزر رہی ہے۔ ماضی کے تاریک دنوں کی طرح، مخالف بلاکس بن رہے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے دنیا اپنی تباہی کو خود دعوت دے رہی ہے۔

اگر خدانخواستہ موجودہ صورت حال مزید گھمبیر ہوتی چلی گئی تو اس کے نتائج کے بارے انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہٰذا اس وقت عالمی رہنماؤں اور ان تمام افراد یا تنظیموں کو جو کسی بھی حد تک اثر ورسوخ رکھتے ہیں، اپنے تمام مفادات کو پس پشت ڈال کر، دنیا کے امن و سلامتی کو ترجیح دینی ہوگی۔ ہم سب کو اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے کہ تمام قومیں ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور ہم سب ایک گلوبلائزڈ دنیا میں رہ رہے ہیں۔ رکاوٹیں کھڑی کرنے یا خود کو الگ کرنے کی بجائے، قوموں اور مختلف لوگوں کو مشترکہ بھلائی کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔

مکرم احمد اووسو کوناڈو صاحب نے اپنے خطاب کے اختتام پر سب کو تلقین کرتے ہوئے امن قائم کرنے کے لیے سنجیدگی سے کام کرنے پر متوجہ کیا۔ سکاٹ لینڈ کے ریجنل امیر ڈاکٹر عبدالحئی صاحب نے کلمات تشکر ادا کیے اور دعا سے پروگرام کا اختتام کیا۔

مہمانوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

گلدستہ

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(نشانِ آسمانی صفحہ 46-
حاشیہ مطبوعہ 1892 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 407)

ہمارا خدا زندہ خدا
بڑی قدرتوں والا خدا ہے

بعض بڑی عمر کے بوڑھے مجھے کہا کرتے تھے کہ تم تو بچے ہو اگر مرزا (غلام احمد) صاحب کے دعویٰ میں کوئی صداقت ہوتی تو تمہارے تایا حضرت میاں علم الدین صاحب جو اس زمانہ کے غوث اور قطب ہیں، ہر روز چالیس سیپارے قرآنِ مجید کے پڑھتے ہیں، صاحبِ مکاشفات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری بھی ہیں وہ نہ مرزا صاحب کے دعویٰ کو تسلیم کر لیتے؟ اس قسم کے عذراتِ لنگ پر میں انہیں بہتیرا سمجھاتا مگر وہ یہی رٹ لگاتے رہے۔ آخر میں نے انہیں کہا کہ بتاؤ اگر (میرے تایا) حضرت میاں علم الدین صاحب میرے سیّد و مولیٰ حضرت مسیحِ قادیانی علیہ السلام کو نبی اور امام مہدی تسلیم کر لیں تو کیا تم لوگ حضور اقدس علیہ السلام کی بیعت سے انحراف تو نہیں کرو گے؟ تو ان لوگوں میں سے بعض نے جواب دیا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضرت میاں علم الدین صاحب مرزا صاحب پر ایمان لے آئیں اور ہمارا سارا علاقہ ان کے پیچھے ایمان نہ لائے۔

احمدیت کے متعلق ان کی یہ آمادگی دیکھ کر میں نے حضرت تایا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ آپ حضرت (مرزا

غلام احمد) مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق دعا کریں اور استخارہ بھی فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے میری درخواست پر استخارہ شروع کر دیا اور ادھر میں نے بھی آپ کے لئے دعا شروع کر دی۔ مجھے دعا کرتے ہوئے ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے گاؤں سے شمال کی جانب بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چارپائی پر (میرے تایا) حضرت میاں علم الدین صاحب کی لاش پڑی ہوئی ہے اور لوگ اسکے گرداگرد حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہیں۔ جب ان لوگوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے کہ آپ ہمیشہ مرزا صاحب کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اگر واقعی وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آپ کوئی نشان دکھائیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیسا نشان دیکھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ میّت جو ہمارے سامنے پڑی ہے اسے آپ زندہ کر دیں۔ چنانچہ (دورانِ خواب) میں نے اسی وقت لاش کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت جلال سے کہا:

”قُم بِاِذنِ اللّٰہ“

میرا یہ کہنا تھا کہ حضرت میاں صاحب زندہ ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دیکھتے ہی السلام علیکم کہا۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ (میرے تایا) حضرت میاں علم الدین صاحب کو خدا تعالیٰ ضرور حضرت سیدنا مسیحِ موعودؑ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب کرے گا اور ایک نئی زندگی مرحمت فرمائے گا۔

اتفاق کی بات ہے کہ میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا لوگوں کو تبلیغ کر رہا تھا اور وہ اپنے سابقہ دستور کے مطابق میرے تایا حضرت میاں صاحب ممدوح کی آڑ لے رہے تھے کہ اچانک آپ میری تلاش میں اُدھر آ نکلے اور دریافت فرمایا کہ میاں غلام رسول یہاں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں حاضر ہوں ارشاد فرمایئے۔ فرمانے لگے مجھے خدا اور اُس کے رسول کی طرف سے اس بات کا نہایت صفائی کے ساتھ علم دیا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے سچے مامور اور امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ آپ سب لوگ گواہ رہیں کہ میں ان پر ایمان لے آیا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میری بیعت کا خط حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں لکھ دیں۔

جب میں نے لوگوں سے پوچھا کہ بتاؤ اب تمہاری کیا مرضی ہے؟ تو ان میں سے بعض بدبختوں نے کہا کہ شیطان نے بلعم باعور جیسے ولی کا ایمان چھین لیا تھا حضرت میاں علم الدین صاحب کس شمار میں ہیں۔

(حیاتِ قدسی، تالیف حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ صفحہ 35)

خدا کی قدرت اور اس کے تصرفات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”مجھے ایک دفعہ نہایت مشکل امر کے واسطے اس دعا (سورۃ فلق) سے کام لینے سے کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں لاہور گیا۔ میرے آشنا نے مجھے ایک جگہ لے جانے کے واسطے کہا اور میں اس کے ساتھ ہولیا۔ مگر نہیں معلوم کہ کہاں لئے جاتا ہے اور کیا کام ہے۔ اس طرح بے علمی میں وہ مجھے ایک مسجد میں لے گیا جہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ قرائن سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کسی مباحثہ کی تیاری ہے۔

میری چونکہ نماز عشاء باقی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ مجھے ایک موقع مل گیا کہ میں دعا کرلوں۔ خدا کی قدرت اس وقت میں نے اس سورۃ کو بطور دعا پڑھا اور باریک در باریک رنگ میں اس دعا کو وسیع کر دیا اور دعا کی کہ ”اے خدا قادر وتوانا تیرا نام فالق الاصباح فالق الحب و النوٰی ہے۔ میں ظلمات میں

ہوں۔ میری تمام ظلمتیں دور کردے اور مجھے ایک نور عطا کر جس سے میں ہر ایک ظلمت کے شر سے تیری پناہ میں آجاؤں۔تو مجھے ہر امر میں ایک حجت نیرہ اور برہان قاطع اور فرقان عطا فرما۔ میں اگر اندھیروں میں ہوں اور کوئی علم مجھ میں نہیں ہے تو تو ان ظلمات کو مجھ سے دور کر کے وہ علوم مجھے عطا فرما اور اگر میں ایک دانے یا گٹھلی کی طرح کمزور اور ردی چیز ہوں تو تو مجھے اپنے قبضۂ قدرت اور ربوبیت میں لے کر اپنی قدرت کا کرشمہ دِکھا۔

غرض اس وقت میں نے اس رنگ میں دعا کی اور اس کو وسیع کیا جتنا کر سکتا تھا۔ بعدہٗ میں نماز سے فارغ ہو کر ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوا۔ خدا کی قدرت کہ اس وقت جو مولوی میرے ساتھ مباحثہ کیلئے تیار کیا گیا تھا وہ بخاری لے کر میرے سامنے بڑے ادب سے شاگردوں کی طرح بیٹھ گیا اور کہا کہ یہ مجھے آپ پڑھا دیں۔ وہ صلح حدیبیہ کی حدیث تھی۔ لوگ حیران تھے اور میں خدا تعالیٰ کے تصرف اور کاملہ قدرت پر خدا کے جلال کا خیال کرتا تھا۔ آخر لوگوں نے اس سے کہا کہ یہاں تو مباحثہ کے واسطے ہم لائے تھے۔ تم ان سے پڑھنے بیٹھ گئے ہو۔ اگر پڑھنا ہی مقصود ہے تو ہم مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کر دیتے۔ ان کے ساتھ جموں چلے جاؤ اور روٹی بھی مل جایا کرے گی۔ وہی شخص ایک بار مجھے ملا اور کہا میں اپنی خطا معاف کرانے آیا ہوں کہ میں نے کیوں آپ کی بے ادبی کی۔ حالانکہ اس وقت بھی اس نے میری کوئی بے ادبی نہ کی تھی۔

غرض یاد رکھو خدا تعالیٰ بڑا قادر خدا ہے اور اس کے تصرفات بہت یقینی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 567, 568)

واللہ یہدی من یشاء

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی روایت سے ایک ایمان افروز واقعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب "سیرت طیبہ" میں صفحہ 143-142 پر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم تھے، فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مردان کا ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طب کا شہرہ سن کر آپ سے علاج کرانے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا اور بمشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا۔ اور اس نے قادیان آکر اپنی رہائش کیلئے مکان بھی احمدی محلہ سے باہر لیا۔ جب حضرت خلیفہ اولؓ کے علاج سے اسے خدا کے فضل سے افاقہ ہو گیا اور وہ اپنے وطن واپس جانے کیلئے تیار ہوا تو اس کے ایک احمدی دوست نے اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعودؑ کو تو دیکھنا پسند نہیں کیا مگر ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کیلئے رضامند ہو گیا۔ مگر یہ شرط کی کہ مجھے ایسے وقت میں مسجد دکھاؤ جب مرزا صاحب مسجد میں نہ ہوں۔ چنانچہ یہ صاحب اسے ایسے وقت میں قادیان کی مسجد مبارک دکھانے کیلئے لے گئے جب نماز کا وقت نہیں تھا اور مسجد خالی تھی۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ادھر یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور ادھر حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک مسجد تشریف لے آئے جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعودؑ پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہو کر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت 73)

منہ مانگا نشان مِل گیا

”قادیان میں جن دنوں آریہ سماج نے پہلا جلسہ کیا تو اس وقت میرے ایک دوست دیودت نے کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں تو میں بھی آپ کے ساتھ وہاں جاؤں گا۔ چنانچہ میں تیار ہو گیا اور ہم دونوں قادیان پہنچے…اس جلسہ میں ایک آریہ لیکچرار لکھنؤ کی طرف سے آیا ہوا تھا۔ وہ جب لیکچر دینے کے لئے کھڑا ہوا تو اسلام پر اس نے بہت گندے اعتراضات کرنے شروع کئے اور متکبرانہ لہجہ میں کہا کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی طاقت ہے تو میں جو اس زور شور سے بول رہا ہوں وہ میری زبان بند کر دیں۔ چنانچہ چند ہی منٹ گزرے تھے کہ اس کے دل پر خوف سا طاری ہوا اور وہ خاموش ہو گیا۔ اس پر آریہ لوگ اسے وہاں سے باہر لے گئے اس کے بعد اسکی حالت یہاں تک خراب ہو گئی کہ علاج کے لئے بٹالہ لیجانا پڑا۔ میرا ہندو دوست بھی اس کے ساتھ بٹالہ آ گیا میں نے جب آریہ سماج سے اس کے متعلق دریافت کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ بٹالہ آ گیا ہے تو میں بھی بٹالہ پہنچا۔ جب آریہ سماج سے جا کر اس کے متعلق دریافت کیا اور اسکی جگہ پر جا کر اس کو ملا تو معلوم ہوا کہ آریہ پنڈت کی حالت بہت خراب ہے۔ میرے دوست نے مجھے کہا کہ چونکہ حالت اچھی نہیں ہے اور آریہ لوگوں میں ایک جوش ہے اس لئے آپ کا یہاں پر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے…“

(روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ رجسٹر روایات نمبر11 صفحہ 30 تا 36)

اخبار احمدیہ

اخبار احمدیہ میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے ہمیں اپنی تجاویز اور تبصروں سے ضرور نوازیں جبکہ اسے حالات حاضرہ اور جماعتی خبروں سے مزین کرنے کے لیے اپنی مقامی جماعتی مصروفیات اور پروگراموں پر مشتمل رپورٹیں ہمیں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

غزل

مبارک صدیقی

جنگ ہے لڑنی ہمیں چنگیزوں، شب زادوں کے ساتھ
رات کے پچھلے پہر سجدے میں فریادوں کے ساتھ

طائروں کی ، آشیانوں کی ، خدایا خیر ہو
باغباں دیکھے گئے ہیں پھر سے صیادوں کے ساتھ

وہ اگر تاریخ پڑھ سکتے تو یہ بھی جانتے
جیت جذبوں سے ہوئی ہے نہ کہ تعدادوں کے ساتھ

بالیاں سونے کی اُگتی ہیں وہاں ہر ڈال پر
کھیت جو سینچے گئے ہوں عشق کی کھادوں کے ساتھ

چشم حیراں دیکھتی ہے غمزدہ یہ روز وشب
کیا کیا انسان نے ،انساں کی اولادوں کے ساتھ

بات کرتے ہیں ہوا کو ، مصلحت کو دیکھ کر
سانحہ یہ بھی ہوا ہے میرے نقادوں کے ساتھ

آؤ اشکوں سے وضو کرکے اُسے ملنے چلیں
وہ سُنا ہے ، پیار سے ملتا ہے بربادوں کے ساتھ

شرائطِ بیعت

حضرت مسیح موعود علیه الصلوٰۃ و السلام نے 12جنوری 1889ء میں ایک اشتہار بعنوان ”تکمیلِ تبلیغ“ شائع فرمایا جس میں وہ دس شرائط بیعت جو جماعت میں مشہور و معلوم ہیں اور اب ہر بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہوتی ہیں، تحریر فرمائیں اور وہ یہ ہیں۔

اوّل:

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:

یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:

یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسُر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:

یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔